سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ

یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی انہتر آیات اور سات رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱　　آیات ۱ تا ۱۳　　اَمَّنْ خَلَقَ ۲۰/۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا
اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾
وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ
لَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳﴾
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ
اَنْ يَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾
مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ
اللّٰهِ لَاٰتٍ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۵﴾
وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ
لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا
وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ
فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
الم ﴿۱﴾ کیا لوگ یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ (صرف) یہ کہنے سے
کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائیگی ﴿۲﴾
اور جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں ہم نے ان کو بھی آزمایا تھا
(اور ان کو بھی آزمائیں گے) سو خدا ان کو ضرور معلوم کریگا جو (اپنے
ایمان میں) سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں ﴿۳﴾
کیا وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ یہ ہمارے
قابو سے نکل جائیں گے جو خیال یہ کرتے ہیں برا ہے ﴿۴﴾
جو شخص خدا کی ملاقات کی امید رکھتا ہو خدا کا (مقرر کیا ہوا) وقت
ضرور آنیوالا ہے اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے ﴿۵﴾
اور جو شخص محنت کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے
محنت کرتا ہے (اور) خدا تو سارے جہان سے
بے پروا ہے ﴿۶﴾
اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ہم ان
کے گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور ان کو ان کے
اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے ﴿۷﴾
اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم
دیا ہے (اے مخاطب) اگر تیرے ماں باپ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی کو
شریک بنائے جس کی حقیقت کی تجھے واقفیت نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا تم
سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم کرتے تھے میں تم کو جتا دونگا ﴿۸﴾

THE SPIDER

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Alif. Lām. Mīm.

2. Do men imagine that they will be left (at ease) because they say, We believe, and will not be tested with affliction?

3. Lo! We tested those who were before you. Thus Allah knoweth those who are sincere, and knoweth those who feign

4. Or do those who do ill-deeds imagine that they can outstrip Us? Evil (for them) is that which they decide.

5. Whoso looketh forward to the meeting with Allah (let him know that) Allah's reckoning is surely nigh, and He is the Hearer, the Knower.

6. And whosoever striveth, striveth only for himself, for lo! Allah is altogether Independent of (His) creatures.

7. And as for those who believe and do good works, We shall remit from them their evil deeds and shall repay them the best that they did.

8. We have enjoined on man kindness to parents, but if they strive to make thee join with Me that of which thou hast no knowledge, then obey them not. Unto Me is your return and I shall tell you what ye used to do.

9. And as for those who believe and do good works, We verily shall make them enter in among the righteous.

10. Of mankind is he who saith: We believe in Allah, but, if he be made to suffer for the sake of Allah, he mistaketh the persecution of mankind for Allah's punishment; and then, if victory cometh from thy Lord, will say: Lo! we were with you (all the while). Is not Allah best aware of what is in the bosoms of (His) creatures?

11. Verily Allah knoweth those who believe, and verily He knoweth the hypocrites.

12. Those who disbelieve say unto those who believe: Follow our way (of religion) and we verily will bear your sins (for you). They cannot bear aught of their sins. Lo! they verily are liars.

13. But they verily will bear their own loads and other loads beside their own, and they verily will be questioned on the Day of Resurrection concerning that which they invented.

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ	اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کو ہم
فِي الصَّالِحِينَ ﴿٩﴾	نیک لوگوں میں داخل کریں گے ﴿٩﴾
وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا	اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لائے۔
أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ	جب اُن کو خدا (کے رستے) میں کوئی ایذا پہنچتی ہے تو لوگوں کی ایذا
كَعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِن جَاءَ نَصْرٌ مِّن	کو یوں سمجھتے ہیں جیسے خدا کا عذاب۔ اور اگر تمہارے پروردگار کی
رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ أَوَلَيْسَ	طرف سے مدد پہنچے تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ کیا جو
اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ﴿١٠﴾	اہلِ عالم کے سینوں میں ہے خدا اس سے واقف نہیں؟ ﴿١٠﴾
وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ	اور خدا اُن کو ضرور معلوم کرے گا جو (سچے) مومن ہیں اور
الْمُنَافِقِينَ ﴿١١﴾	منافقوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا ﴿١١﴾
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا	اور جو کافر ہیں وہ مومنوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے طریق کی
سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ وَمَا هُم	پیروی کرو ہم تمہارے گناہ اٹھا لیں گے۔ حالانکہ وہ اُن کے
بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُم مِّن شَيْءٍ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٢﴾	گناہوں کا کچھ بھی بوجھ اٹھانے والے نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں ﴿١٢﴾
وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ	اور یہ اپنے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور (لوگوں کے) بوجھ بھی۔
وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣﴾	اور جو بہتان یہ باندھتے رہے قیامت کے دن اُن کی اُن سے ضرور پرسش ہوگی ﴿١٣﴾

اسرار و معارف

راہِ حق میں آزمائش

راہِ حق میں مصیبت سے گھبرانا درست نہیں کیا لوگوں کا یہ گمان ہے کہ صرف یہ کہہ دینے سے کہ ہم مومن ہیں وہ چھوٹ جائیں گے اور ان پر کوئی آزمائش نہ آئے گی یقیناً آزمائش ضرور آئے گی بلکہ ان سے پہلی ساری امتوں کو آزمایا گیا اور اللہ نے کھرے اور کھوٹے سچے اور جھوٹے کو الگ الگ ثابت کر دیا۔ آج کے مسلمان کا جو خیال ہے کہ کوئی ایسا راستہ ہو کہ اسلام پر بھی کاربند رہا جائے اور کافر بھی ناراض نہ ہوں اور کوئی مصیبت کھڑی نہ کر دیں یہ خیالِ خام ہے جو بھی حق پر عمل پیرا ہوگا اس کی آزمائش ضرور ہوگی ہاں کفار یہ نہ جان لیں کہ وہ برائی کر کے اللہ کی گرفت سے بچ جائیں گے ان کی یہ سوچ بالکل غلط اور بُری ہے یعنی وہ مغلوب ہوں گے اور دنیا میں بھی انجامِ کار مومن غالب ہوگا اور

مومن کی زندگی

آخرت کا عذاب تو یقینی ہے اور مومن جو وصالِ الٰہی کی امید پر زندگی گزارتا ہے کہ کافر کے لیے جو موت کہلاتی ہے اور بہت خوفناک نظر آتی ہے مومن کے لیے حضوری کی گھڑی اور نویدِ مسرت ہوتی ہے یعنی مومنانہ زندگی یہ ہے کہ اللہ سے ملاقات کے لیے زندہ رہا جائے تو ایسے لوگوں کو یقین کے ساتھ جان لینا چاہیے کہ اللہ کا وعدہ آرہا ہے اور اللہ سب کی بات سننے والا اور سارے حالات جاننے والا ہے۔

مجاہدہ انسان کی ضرورت ہے

اور اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ دین کے لیے بہت قربانی کررہا ہے اور بہت بڑے مجاہدے سے گزر رہا ہے تو اس کی اپنی ضرورت ہے اور خود اسی کو اس کا فائدہ ملے گا۔ اللہ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے وہ کسی کی عبادت یا مجاہدے کا محتاج اور ضرورت مند نہیں۔ بلکہ جو لوگ صحیح عقیدہ اختیار کرکے نیک عمل میں بھی کوشاں رہتے ہیں ان سے اگر غلطی ہوگئی یا کمی رہ گئی تو اللہ اپنی رحمتِ عامہ سے اس کی تلافی فرما کر انہیں ان کے نیک اعمال کا اجر اعمال کی نسبت بہت اعلیٰ عطا فرمائیں گے لہٰذا مجاہدہ سے گھبرانا نہ چاہیے اور جہاں تک عقیدے کا

عقیدہ کی اہمیت

تعلق ہے تو اس کی اہمیت اتنی ہے کہ خود اللہ نے والدین سے حسنِ سلوک کرنے اور ان کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اگر وہ بھی یہ کہہ دیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرو یا کفریہ بات جس کا حق ہونا ثابت نہ ہو ماننے کا حکم دیں تو ان کا حکم ماننے سے بھی انکار کر دیا جائے اور اے مخاطب ان کی یہ بات ہرگز مت ماننا اس لیے کہ تجھے واپس میری بارگاہ میں لوٹ کر آنا ہے جہاں اللہ کسی سے پوچھنے کا محتاج نہ ہوگا بلکہ آنے والے کو اس کے اعمال کی خبر دی جائے گی۔ اور یقیناً جو لوگ نیکی پر کاربند رہے ان کا شمار نیک اور صالح لوگوں کے ساتھ ہوگا۔

اور کچھ لوگوں کا تو حال ایسا ہے کہ اپنے مسلمان ہونے کا تو اقرار کرتے ہیں مگر اللہ کی راہ میں کوئی تکلیف پیش آئے تو یا کفار کوئی دباؤ ڈالیں تو گھبرا جاتے ہیں جیسے اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے کہ اس کا نہ تو جواب ہو سکتا ہے اور نہ برداشت کیا جاسکتا ہے مگر یہ کفار سے ڈر کر ان کی بات مان لیتے ہیں۔ اور جب اللہ کی طرف سے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوتی ہے یا کوئی فائدہ نظر آتا ہے تو کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم بھی تو آپ کے ساتھ ہیں۔

کیا انہیں احساس نہیں کہ اللہ تو سب جہانوں کی مخلوق کے دلوں کے بھید دل تک سے واقف ہے اور یہ بھی کہ مشیتِ باری اسی جہان میں ایمانداروں اور منافقین کو الگ الگ کر دے گی۔ کفار اسلام کی راہ سے ہٹانے کے کئی حیلے کرتے ہیں جو ان کی طاقت اور رعب میں نہ آئے اسے کہتے ہیں بھئی تم ہماری راہ اختیار کر لو قیامت کو تمہارے گناہوں کا ذمہ ہم لے لیتے ہیں لیکن یہ بہت بڑا جھوٹ ہے وہ ہرگز کسی کا بوجھ نہ بانٹیں گے بلکہ ان کے اپنے کفر کا بوجھ ہی بہت بھاری ہوگا جبکہ دوسروں کو کفر کی طرف دعوت دینے کا بوجھ

کفر کی دعوت کا بوجھ

بھی ان پر لادا جائے گا اور اس جھوٹ کی پرسش ان کے لیے بہت بڑی مصیبت بن جائے گی جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے بولتے ہیں یہاں ثابت ہے کہ کفر کی دعوت دینا بھی بہت بڑا کفر ہے اور اگر کوئی عملاً کفار کی غلامی پہ لوگوں کو آمادہ کرے کہ دنیا میں نقصان اٹھاؤ گے تو وہ بھی بہت بڑا گناہگار ہے اور کافروں کی غلامی میں انسان نقصان سے بچ نہیں سکتا بلکہ نقصان کے ساتھ ذلت میں بھی پھنس جاتا ہے۔ یہ ان لوگوں کا حال ہے جو عملاً کفر کی غلامی کا مشورہ دیں اور جو سیاستدان یہ کہتے ہیں کہ سُود کے بغیر زندہ رہنا محال ہے یا اسلامی سزائیں وحشیانہ ہیں اُن کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۴ تا ۲۲

وَمَنْ خَلَقَ ۲۰/۱۴

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور ہم نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس برس کم ہزار برس رہے۔ پھر اُن کو طوفان (کے عذاب) نے آ پکڑا۔ اور وہ ظالم تھے ﴿۱۴﴾

14. And verily We sent Noah (as Our messenger) unto his folk, and he continued with them for a thousand years save fifty years; and the flood engulfed them, for they were wrong doers.

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾

پھر ہم نے نوح کو اور کشتی والوں کو نجات دی۔ اور کشتی کو اہلِ عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۱۵﴾

15. And We rescued him and those with him in the ship, and made of it a portent for the peoples.

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور ابراہیم کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ﴿۱۶﴾

16. And Abraham! (Remember) when he said unto his folk: Serve Allah, and keep your duty unto Him; that is better for you if ye did but know.

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَ
تَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ
مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا
فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ
وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١٧﴾

تم تو خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے اور طوفان باندھتے ہو تو جن لوگوں کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو وہ تم کو رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے پس خدا ہی کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے ﴿١٧﴾

17. Ye serve instead of Allah only idols, and ye only invent a lie. Lo! those whom ye serve instead of Allah own no provision for you. So seek your provision from Allah, and serve Him, and give thanks unto Him, (for) unto Him ye will be brought back.

وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن
قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ
الْمُبِينُ ﴿١٨﴾

اور اگر تم (میری) تکذیب کرو تو تم سے پہلے بھی امتیں (اپنے پیغمبروں کی) تکذیب کر چکی ہیں۔ اور پیغمبر کے ذمے کھول کر سنا دینے کے سوا اور کچھ نہیں ﴿١٨﴾

18. But if ye deny, then nations have denied before you. The messenger is only to convey (the Message) plainly.

أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا کس طرح خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا پھر (کس طرح) اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے یہ خدا کو آسان ہے ﴿١٩﴾

19. See they not how Allah produceth creation, then reproduceth it? Lo! for Allah that is easy.

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ
بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾

کہہ دو کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اس نے کس طرح خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کیا ہے پھر خدا ہی پچھلی پیدائش پیدا کرے گا۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے ﴿٢٠﴾

20. Say (O Muhammad): Travel in the land and see how He originated creation, then Allah bringeth forth the later growth. Lo! Allah is Able to do all things.

يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ ۖ
وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿٢١﴾

وہ جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم کرے۔ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ﴿٢١﴾

21. He punisheth whom He will and showeth mercy unto whom He will, and unto Him ye will be turned.

وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي
السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن
ع وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾

اور تم (اس کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں اور نہ خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار ﴿٢٢﴾

22. Ye cannot escape (from Him) in the earth or in the sky, and beside Allah there is for you no friend nor helper.

اسرار و معارف

یہ کوئی نئی بات نہیں کہ آپ ﷺ کی دعوت پہ کفار مسلمانوں کا راستہ روکنے کے حربے استعمال کرنے لگے یا انہیں ایذا دینے کے درپے ہیں یا آج کے زمانے میں ایسا ہو رہا ہے بلکہ یہ سب کچھ زمانہ قدیم سے ایسا ہی ہوتا چلا آ رہا ہے لیکن کفار کی سب تدبیروں کے باوجود فتح ہمیشہ دین دار لوگوں کو نصیب ہوئی جیسے نوح علیہ السلام کا واقعہ کہ ہم نے انہیں ان کی قوم میں مبعوث فرمایا کہ ان کی قوم ان کے حسب نسب اور عالی کردار سے خوب واقف تھی۔ انہوں نے نو سو پچاس برس مسلسل تبلیغ کی اور نیکی کی دعوت دی اور اتنا

طویل عرصہ کفار کی ایذا اور ان کے طعنے برداشت کیے مگرانہوں نے مان کر جواب نہ دیا تو اللہ کا عذاب آیا اور تمام کفار کو طوفان نے گھیر کر غرق کر دیا کہ وہ بہت بڑے ظالم تھے اپنی ساری طاقت دولت اور تدبیریں لے کر غرق ہو گئے ان کے کام نہ آسکیں اور ہم نے نوح علیہ السلام کو ان سے بھی اور طوفان سے بھی محفوظ کر دیا بلکہ جتنے لوگ بھی ایمان لا کر ان کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے سب سلامت رہے اور سب عالم کے لیے ایک معجزہ قرار پائے۔ ایسے ہی ابراہیم علیہ السلام کو دیکھ لیجیے کہ جب وہ مبعوث ہوئے اور قوم کو اللہ کی طرف دعوت دی کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور کاروبارِ حیات میں اللہ کی اطاعت اختیار کرو تمہاری دنیا کی اور آخرت کی بہتری اسی میں ہے خوب سمجھ لو۔ بھلا تم اللہ کی عبادت سے محروم ہو کر بُت خانے سجائے بیٹھے ہو اور بُتوں کے بارے جھوٹے قصے اور باطل عقیدے تراش رکھے ہیں۔ ان بُتوں کو دیکھو جن کی تم عبادت کرتے ہو یہ تو تمہیں ایک دانہ گندم بھی نہیں دے سکتے۔ تمہیں دنیا ہی کی بھلائی مطلوب ہے تو وہ بھی اللہ ہی کے پاس نصیب ہو سکتی ہے

دُنیا کا فائدہ بھی دین میں ہے کفر میں ہرگز نہیں

تم اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرنے کا راستہ اپناؤ تاکہ دنیا میں بھی فائدہ حاصل کرو اور پھر آخرت میں تو اسی کی بارگاہ میں جانا ہی ہے۔ یہاں ثابت ہے کہ اگر کسی کو دُنیا کا فائدہ ہی مطلوب ہو تو بھی دین پر عمل کر کے ہی حاصل کر سکتا ہے اس لیے کہ ہر کام کو صحیح طریقے سے کر کے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اور صحیح طریقہ دین ہے کاش عقل کے اندھوں کو یہ نظر آجاتا کہ کفار کا معاشرہ جن امور میں کامیابی حاصل کرتا عملاً وہ اسلامی قواعد کے مطابق کرتا ہے آخرت کا اجر تو عقیدہ نہ ہونے کے باعث نہ پا سکیں گے مگر دنیا میں فائدہ حاصل کر لیتے ہیں۔ ان سب دلائل کے باوجود اگر یہ آپ کی دعوت قبول نہیں کرتے تو آپ رنجیدہ نہ ہوں پہلے انبیاء کے ساتھ پہلی اُمتوں نے بھی ایسا سلوک کیا ہے۔ اور اللہ کے رسول کا کام کسی سے منوانا نہیں بلکہ اللہ کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہ انکار تو کرتے ہیں مگر کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ نے کس طرح مخلوق کو پیدا فرمایا اور یہ تخلیق باری کا عمل ہر آن کس تسلسل سے جاری ہے بھلا اسے کیا مشکل دہی دوبارہ سب کچھ پھر پیدا کر دے گا۔ ان سے کہیے ذرا زمین پر پھر کر یعنی تحقیق کر کے دیکھو اس کی صنعت کے عجائبات اور چیزوں کی تخلیق کا عمل دیکھ کر اس کی قدرتِ کاملہ کی عظمت کا اعتراف کرو کہ تم جان سکو وہ قادر ہے آخرت میں پھر پیدا کر دے گا وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

سائنس کی تحقیق اور کتاب اللہ

یہ عجیب بات یہاں ثابت ہے کہ قرآن نے ڈیڑھ ہزار برس پہلے کفار کو دعوت دی تھی کہ تخلیق کے عمل کا مشاہدہ کرنے کی کوشش کرو اور جب اس کی سمجھ آئے تو اندازہ کرو کہ یہ سب باریک ترین نظام بنانے والا کتنا عظیم اور لاشریک خالق ہے مگر یہ بدبخت صدیوں بعد اس تحقیق کی ابتدا کر سکے اور اس سے بھی ابھی تک ماسوائے چند خوش نصیبوں کے کافر معاشرہ عظمتِ باری کا قائل نہ ہو سکا بلکہ بدکار اور کمزور ایمان والے مسلمان مرعوب ہو کر اللہ کی عظمت کی بجائے کفار کی عظمت سے مرعوب ہونے لگے۔ حالانکہ یہ تحقیقات کر کے کفار کو دکھانا مسلمان کا کام تھا ورنہ تو یہ کام کافر بھی کر سکتا ہے اللہ قادر ہے جسے چاہے عذاب دے یعنی یہ حق اللہ کا ہے کہ کسی کام کو جرم قرار دے اور اس کے کرنے والے کو عذاب دے یا جس پر چاہے رحم فرمائے کہ سب کو اسی کی بارگاہ میں لوٹ کر جانا ہے۔

اے کفار تم سارا زور لگا لو تم اللہ کے نظام اور اس کی قدرت کو نافذ ہونے سے نہیں روک سکتے نہ زمین پر اور نہ آسمانوں میں نہ ایٹم کی دریافت سے اور نہ فضا میں راکٹ چلا کر بلکہ اس کی گرفت سے بچانے والا تمہیں کوئی نہ مل سکے گا نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں جس کا اظہار بڑی بڑی کافر طاقتوں کو زلزلوں برفانی اور بارش کے طوفانوں میں مبتلا کر کے ہوتا رہتا ہے۔

رکوع نمبر ۳ آیات ۲۳ تا ۳۰

امّن خلق ۲۰/۱۵

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾

اور جن لوگوں نے خدا کی آیتوں سے اور اس کے ملنے سے انکار کیا وہ میری رحمت سے ناامید ہو گئے ہیں اور ان کو درد دینے والا عذاب ہوگا ﴿۲۳﴾

23. Those who disbelieve in the revelations of Allah and in (their) meeting with Him, such have no hope of My mercy. For such there is a painful doom.

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

تو ان کی قوم کے لوگ جواب میں بولے تو یہ بولے کہ اسے مار ڈالو یا جلا دو مگر خدا نے ان کو آگ کی سوزش سے بچا لیا جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کیلئے اس میں نشانیاں ہیں ﴿۲۴﴾

24. But the answer of his folk was only that they said: "Kill him" or "Burn him." Then Allah saved him from the fire. Lo! herein verily are portents for folk who believe.

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

اور ابراہیم نے کہا کہ تم جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کو لے بیٹھے ہو تو دنیا کی زندگی میں باہم دوستی کے لئے (مگر) پھر قیامت کے دن ایک دوسرے (کی دوستی) سے انکار کر دو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور کوئی تمہارا مددگار نہ ہوگا ﴿۲۵﴾

25. He said: Ye have chosen idols instead of Allah. The love between you is only in the life of the world. Then on the Day of Resurrection ye will deny each other and curse each other, and your abode will be the Fire, and ye will have no helpers.

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٢٦

پس اُن پر (ایک) لوط ایمان لائے اور ابراہیم کہنے لگے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں، بیشک وہ غالب حکمت والا ہے ۝٢٦

26. And Lot believed him, and said: Lo! I am a fugitive unto my Lord. Lo! He, only He, is the Mighty, the Wise.

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٢٧

اور ہم نے اُن کو اسحٰق اور یعقوب بخشے اور اُن کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (مقرر) کر دی اور اُن کو دنیا میں بھی اُن کا صلہ عنایت کیا اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں ہوں گے ۝٢٧

27. And We bestowed on him Isaac and Jacob, and We established the Prophethood and the Scripture among his seed, and We gave him his reward in the world, and lo! in the Hereafter he verily is among the righteous.

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٨

اور لوط (کو یاد کرو) جب اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم (عجب) بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو تم سے پہلے اہلِ عالم میں سے کسی نے ایسا کام نہیں کیا ۝٢٨

28. And Lot! (Remember) when he said unto his folk: Lo! ye commit lewdness such as no creature did before you.

اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ڏ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٢٩

کیا تم (لذت کے ارادے سے) لونڈوں کی طرف مائل ہوتے اور (مسافروں کی) رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں ناپسندیدہ کام کرتے ہو۔ تو اُن کی قوم کے لوگ جواب میں بولے تو یہ بولے کہ اگر تم سچے ہو تو ہم پر عذاب لے آؤ ۝٢٩

29. For come ye not in unto males, and cut ye not the road (for travellers), and commit ye not abomination in your meetings? But the answer of his folk was only that they said: Bring Allah's doom upon us if thou art a truth-teller!

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٣٠

لوط نے کہا کہ اے میرے پروردگار اِن مفسد لوگوں کے مقابلے میں مجھے نصرت عنایت فرما ۝٣٠

30. He said: My Lord! Give me victory over folk who work corruption.

اسرار و معارف

کفار جو اللہ پر ایمان لانے اور اس کی اطاعت سے انکار کرتے تو اس کا سبب یہ ہے کہ انہیں قیامت کے دن کا اور دوبارہ زندہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا یقین نہیں ہے۔ یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ ایسے لوگ اللہ کی رحمت سے ہی محروم ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لیے بہت دردناک عذاب ہے۔

کفار دلائل میں تو ابراہیم علیہ السلام سے عاجز آ گئے مگر کہنے لگے انہیں قتل کر دیا جائے اور وہ بھی ایسے دردناک طریقے سے کہ زندہ آگ میں پھینک کر جلا دیا جائے غرض وہ ایسا کر گزرے لیکن اللہ نے اس آگ سے محفوظ رکھا۔ اہلِ ایمان کے لیے تو اس واقعہ میں بہت بڑے دلائل ہیں کہ کفار کی ایذا پہ استقامت اختیار کی جانی

بُرائی پہ اتحاد مفادات کے لیے ہوتا ہے

چاہیے چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے قوم سے فرمایا کہ تمہارا یہ بظاہر اس بُت پرستی اور بتکدوں پہ اتحاد و اتفاق محض

دنیا کے مفادات کی خاطر ہے اور حق یہ ہے کہ برائی پہ جتنے لوگ جمع ہوتے ہیں سب کی اپنی اپنی اغراض ہوتی ہیں پوری ہوں یا نہ یہ الگ بات ہے مگر یہ یاد رکھو کہ روزِ محشر تم ایک دوسرے کو دیکھنا تک گوارا نہ کرو گے بلکہ دوستی کا سرے سے انکار کردو گے مگر تم سب کو جہنم میں ٹھکانہ ملے گا اور کوئی تمہارا معاون و مددگار نہ ہوگا کہ برائی سے الگ ہونا ہے تو آج ہو جاؤ اس وقت مفید نہ ہوگا مگر پوری قوم میں سے صرف لوط علیہ السلام ایمان لائے اور ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے ہجرت کا اور تمہارے شہروں سے چلے جانے کا حکم دیا ہے لہذا اب ایسی جگہ جا رہا ہوں جہاں کوئی کافر معاشرہ اللہ کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکے۔ مفسرینِ کرام کے مطابق یہ تاریخ میں پہلی ہجرت تھی جو اللہ کی راہ میں کی گئی چنانچہ اپنی اہلیہ حضرت سارہ اور لوط علیہ السلام کو لے کر نکل کھڑے ہوئے۔ چنانچہ اللہ نے انہیں ان سے بہتر رشتہ دار اور خاندان عطا فرمایا کہ اسحٰق علیہ السلام

اللہ کی راہ میں نکلنے کا اجر دُنیا میں بھی ملتا ہے

اور ان کے بیٹے یعقوب علیہ السلام جیسے بچے عطا کیے جو نہ صرف خود نبی ہوئے بلکہ آئندہ انہی کی نسل میں سے انبیاء مبعوث ہوتے رہے تا آنکہ نبی اکرم ﷺ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے مبعوث ہوئے یہ بھی ابراہیم علیہ السلام ہی کی اولاد تھی صرف اسحٰق و یعقوب علیہم السلام کی نہ تھی کتنا اچھا بدلہ انہیں دنیا میں عطا ہوا اور آخرت میں تو وہ اللہ کے نیک بندوں ہی میں سے ہیں اور لوط علیہ السلام بھی اپنی قوم کی طرف نبی مبعوث ہوئے جب وہ غلط کام پر اتر آئی تھی چنانچہ انہوں نے منع فرمایا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا کہ تم لڑکوں اور مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو اور ڈاکے ڈالتے ہو اور پھر اپنی مجالس میں ان برائیوں پر فخر کرتے ہو جو ایک بہت بڑی برائی ہے تو وہ بھی لاجواب ہو کر دلائل سے عاجز آکر کہنے لگے اچھا اگر آپ سچ کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور ہم نے اطاعت نہ کی تو ہم پر عذاب آجائے گا تو پھر لائیے وہ عذاب ہم آپ کی بات نہ مانیں گے۔

تو آپ نے ان پر بددعا فرمائی کہ اے اللہ ان فسادیوں کے مقابلہ میں تو ہی میری مدد فرما۔

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوٓا إِنَّا مُهْلِكُوٓا أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظٰلِمِينَ ﴿۳۱﴾

اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشی کی خبر لے کر آئے تو کہنے لگے کہ ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کر دینے والے ہیں کہ یہاں کے رہنے والے نافرمان ہیں ﴿۳۱﴾

31. And when Our messengers brought Abraham the good news[2], they said: Lo! we are about to destroy the people of that township, for its people are wrong-doers.

قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ ۚ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿۳۲﴾

ابراہیم نے کہا کہ اس میں تو لوط بھی ہیں وہ کہنے لگے کہ جو لوگ یہاں رہتے ہیں ہمیں سب معلوم ہیں ہم ان کو اور ان کے گھر والوں کو بچا لیں گے بجز ان کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی ﴿۳۲﴾

32. He said: Lo! Lot is there. They said: We are best aware of who is there. We are to deliver him and his household, all save his wife, who is of those who stay behind.

وَلَمَّآ أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۖ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿۳۳﴾

اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ ان کی وجہ سے ناخوش اور تنگ دل ہوئے۔ فرشتوں نے کہا کچھ خوف نہ کیجئے۔ اور نہ رنج کیجئے ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچا لیں گے مگر آپ کی بیوی کہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی ﴿۳۳﴾

33. And when Our messengers came unto Lot, he was troubled upon their account, for he could not protect them, but they said: Fear not, nor grieve! Lo! we are to deliver thee and thy household, (all) save thy wife, who is of those who stay behind.

إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلٰىٓ أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۳۴﴾

ہم اس بستی کے رہنے والوں پر اس سبب سے کہ یہ بدکرداری کرتے رہے ہیں آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں ﴿۳۴﴾

34. Lo! we are about to bring down upon folk of this township a fury from the sky because they are evil-livers.

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُونَ ﴿۳۵﴾

اور ہم نے سمجھنے والے لوگوں کیلئے اس بستی سے ایک کھلی نشانی چھوڑ دی ﴿۳۵﴾

35. And verily of that We have left a clear sign for people who have sense.

وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۳۶﴾

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا) تو انہوں نے کہا اے قوم خدا کی عبادت کرو اور پچھلے دن کے آنے کی امید رکھو اور ملک میں فساد نہ مچاؤ ﴿۳۶﴾

36. And unto Midian We have sent Shu'eyb, their brother. He said: O my people! Serve Allah, and look forward to the Last Day, and do not evil, making mischief, in the earth.

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جٰثِمِينَ ﴿۳۷﴾

مگر انہوں نے ان کو جھوٹا سمجھا سو ان کو زلزلے (کے عذاب) نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ﴿۳۷﴾

37. But they denied him, and the dreadful earthquake took them, and morning found them prostrate in their dwelling-place.

وَعَادًا وَّثَمُودَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۗ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ﴿۳۸﴾

اور عاد اور ثمود کو بھی ہم نے ہلاک کر دیا چنانچہ ان کے ویران گھر تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے اور ان کو سیدھے رستے سے روک دیا حالانکہ وہ دیکھنے والے لوگ تھے ﴿۳۸﴾

38. And (the tribes of) 'Ād and Thamud! (Their fate) is manifest unto you from their (ruined and deserted) dwellings. Satan made their deeds seem fair unto them and so debarred them from the Way, though they were keen observers.

وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سٰبِقِينَ ﴿۳۹﴾

اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کر دیا اور ان کے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لیکر آئے تو وہ ملک میں مغرور ہو گئے۔ اور وہ ہمارے قابو سے نکل جانے والے نہ تھے ﴿۳۹﴾

39. And Korah, Pharaoh and Haman! Moses came unto them with clear proofs (of Allah's sovereignty), but they were boastful in the land. And they were not winners (in the race).

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا
عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ
الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ
وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٠﴾
مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۚ
نصف وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
مِنْ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤٢﴾
وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا
يَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾
خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ
ع اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٤﴾

تو ہم نے سب کو اُن کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا سو ان میں
کچھ تو ایسے تھے جن پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور کچھ ایسے
تھے جن کو چنگھاڑ نے آپکڑا اور کچھ ایسے تھے جن کو ہم نے زمین
میں دھنسا دیا اور کچھ ایسے تھے جنکو غرق کر دیا اور خدا ایسا
نہ تھا کہ اُن پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے (۴۰)
جن لوگوں نے خدا کے سوا اوروں کو کارساز بنا رکھا ہے
اُن کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک طرح کا گھر
بناتی ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور
مکڑی کا گھر ہے کاش یہ (اس بات کو) جانتے (۴۱)
یہ جس چیز کو خدا کے سوا پکارتے ہیں (خواہ) وہ کچھ ہی ہو خدا
اُسے جانتا ہے۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے (۴۲)
اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے سمجھانے کے لئے بیان کرتے
ہیں اور اسے تو اہل دانش ہی سمجھتے ہیں (۴۳)
خدا نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کیساتھ پیدا کیا ہے کچھ شک
نہیں کہ ایمان والوں کے لئے اس میں نشانی ہے (۴۴)

40. So We took each one in his sin; of them was he on whom We sent a hurricane, and of them was he who was overtaken by the (Awful) Cry, and of them was he whom We caused the earth to swallow, and of them was he whom We drowned. It was not for Allah to wrong them, but they wronged themselves.

41. The likeness of those who choose other patrons than Allah is as the likeness of the spider when she taketh unto herself a house, and lo! the frailest of all houses is the spider's house, if they but knew.

42. Lo! Allah knoweth what thing they invoke instead of Him. He is the Mighty, the Wise.

43. As for these similitudes, We coin them for mankind, but none will grasp their meaning save the wise.

44. Allah created the heavens and the earth with truth. Lo! therein is indeed a portent for believers.

اسرار و معارف

اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم علیہ السلام کو ولادتِ اسمٰعیل علیہ السلام کی خوشخبری دینے کے لیے آئے تو انہیں بتایا کہ قوم لوط کی بستیوں کو اجاڑنا بھی ہمارے ہی ذمہ تھے یعنی وہی فرستادہ جو ایک ہستی کو

ایک وقت میں ایک کا بھلا دوسرے کا نقصان ایمان وعمل کے باعث

اس کے ایمان وعمل کے باعث نوید مسرت سنانے آئے تھے دوسروں کے کُفر اور بداعمالی کے باعث ان کی تباہی بھی لائے تھے کہ وہ بہت حد سے بڑھ چکے تھے تو ابراہیم علیہ السلام نے فوراً کہا اس بستی میں تو لوط علیہ السلام بھی ہیں تو فرشتے کہنے لگے ہمیں سب معلوم ہے کہ وہاں کون کون ہے۔ لوط علیہ السلام اور ان کے پیروکار اس آفت سے محفوظ رہیں گے سوائے ان کی بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں کی ساتھی ہے۔ جب وہ خوبصورت لڑکوں

کی شکل میں لوط علیہ السلام کے گھر پہنچے تو وہ ڈر گئے اور ان کا دل بہت پریشان ہوا کہ میرے مہمان ہیں اور یہ لوگ ان کے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کریں گے۔ تب فرشتوں نے کہا آپ کسی قسم کا خوف دل میں نہ لائیں ہم اللہ کے فرشتے ہیں اور اب اس قوم کا انجام قریب ہے ہم آپ کو اور آپ کے متبعین کو سلامت نکال دیں گے سوائے آپ کی زوجہ کے جو آپ کے ساتھ نہ جاسکے گی۔ اور اس آبادی کے باشندوں پر ہم آسمانی آفت توڑیں گے جو ان کی بدکرداری کا نتیجہ ہوگی چنانچہ اے مخاطب اس زمین پر ہم نے اب تک ان کے آثار باقی رکھے ہیں کہ جس میں بھی عقل ہو وہ یہاں سے عبرت حاصل کرسکے۔ اور اسی طرح اہلِ مدین کے ہاں شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے جنہوں نے یہی سبق دیا کہ لوگو اللہ کی عبادت واطاعت کرو اور دنیا پہ فدا ہونے کی بجائے قیامت اور آخرت سے اُمیدیں وابستہ کرو لہٰذا روئے زمین پر فساد پھیلاتے ہوئے نہ پھرو مگر انہوں نے حق قبول کرنے سے انکار کیا تو انہیں زلزلہ نے آپکڑا اور اگلی صبح اپنے ہی گھروں میں اوندھے پڑے تھے یعنی جائے پناہ ہی تباہی کا مقام قرار پائی۔ اور قومِ عاد وثمود کے ٹھکانے تو اب بھی زبانِ حال سے ان کی حکایت سُنا رہے ہیں یعنی ان کے مساکن دیکھ کر ان کے احوالِ عروج و زوال کا سارا حال کُھل جاتا ہے شیطان نے انہیں برائی ہی سجا سنوار کر پیش کی اور جب اس کی طرف متوجہ ہوئے تو سیدھی راہ سے محروم ہوگئے حالانکہ اچھے بھلے دانا و بینا تھے پاگل تو نہ تھے اور قارون فرعون ہامان سب کا یہی حال ہے کہ دنیا کے لالچ میں اندھے بن گئے جب اُن کے پاس موسیٰ علیہ السلام واضح دلائل لائے تو یہ اکڑ گئے بلکہ روئے زمین پر کفر پھیلانا چاہا مگر اللہ کی گرفت سے بھاگ نہ سکے اور سب اپنے اپنے جرائم میں دھر لیے گئے۔ ان میں سے کچھ پر تو پتھر برسائے گئے کچھ ایسے تھے جن پر چنگھاڑ مسلط کر دی گئی اور کچھ کو زمین میں دھنسا کر ہلاک کر دیا گیا کچھ طوفانی موجوں میں غرق ہوئے ان میں سے کسی پر بھی اللہ کریم نے کوئی زیادتی نہیں کی بلکہ انہوں نے برائی اور کفر کا راستہ اپنا کر خود اپنی جان پہ ظلم کیا۔

جو لوگ بھی اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے امیدیں وابستہ کرتے ہیں ان کی مثال تو مکڑی جیسی ہے کہ سمجھتی ہے جالے کی تاروں میں بہت محفوظ ہے حالانکہ سب سے بودا اور کمزور گھر جو نہ ہونے کے برابر ہے وہ مکڑی کا ہی ہے۔ اگر لوگ کچھ بھی علم رکھتے ہوں تو بات بہت واضح ہے۔ اور یہ بات اللہ سے چھپا بھی تو نہیں

سکتے اس کے علاوہ جس کو بھی یہ پکاریں اور اللہ کے مقابلے میں جس کی بھی اطاعت کریں وہ تو جانتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے۔ اور وہ غالب ہے جب چاہے گرفت کر لے۔ یہ اس کی حکمت ہے کہ انہیں مہلت دے رکھی ہے اور یہ اس طرح کی سب مثالیں تمام لوگوں کے لیے پیش کی جاتی ہیں مگر ان چیزوں سے سبق حاصل کرنا انہی لوگوں کو نصیب ہے جو عالم ہوں۔ علماءِ حق نے یہاں ثابت فرمایا ہے کہ محض کتابیں پڑھ لینا علم نہیں جب تک ان چیزوں پہ غور و فکر کر کے وہ شعور اور کیفیت نصیب نہ ہو جائے کہ بندہ اللہ کی اطاعت اختیار کر لے اور اس کی عملی زندگی سدھر جائے کوئی عالم کہلانے کا مستحق نہیں۔

عالم و غیر عالم

اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق ہی اس قدر درست انداز میں فرمائی کہ اہلِ ایمان کے لیے اسی میں بے شمار دلائل ہیں یعنی کتاب اللہ عالمِ خلق کی سائنسی تحقیق کا حکم دیتی ہے کہ اس سے عظمتِ خالق پہ دلائل میسر آتے ہیں۔

تخلیق پہ دعوتِ فکر

رکوع نمبر ۵ — آیات ۴۵ تا ۵۱ — اُتلُ مآ اُوحِیَ ۲۱/۱

الجزء الحادی والعشرون ۲۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ
الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝۴۵
وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ
اَحْسَنُ ڰ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا
اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰـهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ ۝۴۶
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ
مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا
الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۷

اے محمدؐ! یہ کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو۔ کچھ شک نہیں کہ نماز بےحیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ اور خدا کا ذکر بڑا (اچھا کام) ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے جانتا ہے ۝۴۵
اور اہلِ کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر ایسے طریق سے کہ نہایت اچھا ہو۔ ہاں جو ان میں سے بےانصافی کریں (ان کے ساتھ اسی طرح مجادلہ کرو) اور کہہ دو کہ جو (کتاب) ہم پر اتری اور جو (کتابیں) تم پر اتریں ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں ۝۴۶
اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے تو جن لوگوں کو ہم نے کتابیں دی تھیں وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور بعض ان (مشرک) لوگوں میں سے بھی اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور ہماری آیتوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو کافر (ازلی) ہیں ۝۴۷

45. Recite that which hath been inspired in thee of the Scripture, and establish worship. Lo! worship preserveth from lewdness and iniquity, and verily remembrance of Allah is more important. And Allah knoweth what ye do.

46. And argue not with the People of the Scripture unless it be in (a way) that is better, save with such of them as do wrong, and say: We believe in that which hath been revealed unto us and revealed unto you; our God and your God is One, and unto Him we surrender.

47. In like manner We have revealed unto thee the Scripture, and those unto whom We gave the Scripture aforetime will believe therein; and of these (also)[3] there are some who believe therein. And none deny Our revelations save the disbelievers.

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا
تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾
بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا
الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾
وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ
رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ
اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾
اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ
ع ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

اور تم اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے ایسا ہوتا تو اہلِ باطل ضرور شک کرتے ﴿۴۸﴾ بلکہ یہ روشن آیتیں ہیں جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے اُن کے سینوں میں (محفوظ) اور ہماری آیتوں سے وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو بے انصاف ہیں ﴿۴۹﴾ اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے نشانیاں کیوں نازل نہیں ہوئیں کہہ دو کہ نشانیاں تو خدا ہی کے پاس ہیں۔ اور میں تو کھلم کھلا ہدایت کرنے والا ہوں ﴿۵۰﴾ کیا ان لوگوں کیلئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مومن لوگوں کیلئے اس میں رحمت اور نصیحت ہے ﴿۵۱﴾

48. And thou (O Muhammad) wast not a reader of any scripture before it, nor didst thou write it with thy right hand, for then might those have doubted, who follow falsehood.

49. But it is clear revelations in the hearts of those who have been given knowledge, and none deny Our revelations save wrong-doers.

50. And they say: Why are not portents sent down upon him from his Lord? Say: Portents are with Allah only, and I am but a plain warner.

51. Is it not enough for them that We have sent down unto thee the Scripture which is read unto them? Lo! herein verily is mercy, and a reminder for folk who believe.

اسرار و معارف

آپ قرآن پڑھا کیجیے اور نماز قائم کیجیے۔ یعنی آپ قرآنِ حکیم کو پڑھ کر سنایا کیجیے اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ کوئی ایمان لاتا ہے یا نہیں۔ اور عبادات کو قائم کیجیے لہٰذا یہ ضروری ہے کہ قرآن کو مسلسل لوگوں پہ بیان کیا جائے یعنی تبلیغ کی جائے اور مُبلّغ خود عبادات پہ پورے اہتمام سے کاربند رہے کہ عبادات کا خاصہ یہ ہے کہ بندہ کو برائی اور منکرات سے بچنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

قرآن کے بیان اور نماز کا اثر

یہ کمال قرآنی بیانات میں بھی ہے کہ جس بات پہ قرآن سے وعظ کیا جائے کوئی قبول کرے یا نہ خود کرنے والے کو اس پہ عمل کی توفیق ارزاں ہوتی ہے اور نماز جو بارگاہِ صمدیت کی حضوری ہے اگر رسمی نہ ہو تو عقلاً بھی گناہ سے روکتی ہے کہ ابھی اللہ کی بارگاہ میں حاضری دے کر فارغ ہوا اور چند گھنٹوں بعد پھر حاضر ہونا ہے تو نافرمانی کیوں کرے گا ساتھ ساتھ دل میں ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو گناہ سے مانع ہوتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا اور

ذکر اللہ

بہت ہی بڑی بات ہے۔ عجیب بات ہے کہ یہاں محض ایک آدھ جملہ لکھ کر بات ختم کر دی جاتی ہے یا پھر ذکر اللہ کے فضائل نقل فرمائے گئے ہیں مگر اصل سوال یہ ہے کہ ذکر اللہ کیا شے ہے اور کیسے کیا جاتا ہے کہ یہاں یہ کہنا کہ نیک اعمال مراد ہیں تو تلاوتِ قرآن خود ذکر ہے صلوٰۃ بھی ذکر ہے تو گویا دو طرح کا ذکر تو پہلے سے ہو گیا لسانی قرآن پڑھ کر اور لسانی و بدنی یا عملی بھی نماز ادا کر کے پھر یہ ارشاد فرمانا کہ اللہ کا ذکر ہی بہت اعلیٰ ہے تو گویا اس سب کے علاوہ کچھ مراد ہے اور وہ ذکرِ قلبی۔ جو نبی اکرم ﷺ کی توجہ اور ملاقات سے صحابہؓ کو نصیب ہوا کر ان کے قلوب ہمیشہ کے لیے ذاکر ہو گئے جس کے اثر سے سارا بدن گوشت پوست خون اور ہڈیاں تک ذاکر ہو گئیں صحابہؓ کی صحبت سے تابعین اور پھر تبع تابعین اور یوں اللہ کے برگزیدہ بندوں نے عمریں صرف کر کے یہ کیفیت اپنے بزرگوں سے حاصل کی اور بعد میں آنے والوں کو توجہ اور القا کر کے پہنچائی اس طرح اس نعمت کو آگے پہنچانے والے شیخ یا پیر کہلائے اور تصوف کے نام سے ایک پورا شعبہ تفسیر حدیث اور فقہ کی طرح وجود میں آیا صرف یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ جسے نصیب ہو اس کی پوری عملی زندگی سے لے کر باطنی آرزوؤں تک کو خوبصورت تبدیلی عطا کرتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کریم سب سے واقف ہے ذاکرین اور باعمل لوگوں کے کردار سے بھی اور سرکش اور گستاخ کے عمل سے بھی۔

تبلیغ کے لیے جھگڑا کرنا مناسب نہیں

اور اہلِ کتاب سے بات ضرور کرو مگر جھگڑ کر نہیں بلکہ بہت خوبصورت انداز میں ہاں اگر ان میں سے کوئی تم پر ظلم کرے یعنی جھگڑا مسلط کرے تو اپنا دفاع کرنا الگ بات ہے مگر تمہاری طرف سے جھگڑا نہ ہو بلکہ ان سے کہو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان بہت سی باتیں مشترک ہیں مثلاً ہم قرآن پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور تم پر جو کتابیں نازل ہوئیں انہیں بھی حق مانتے ہیں ایسے ہی تمہاری کتابوں میں قرآن کے نازل ہونے کی خبر ہے پھر تمہاری کتاب بھی تو اللہ واحد پر ایمان لانے کا حکم دیتی ہے اور ہم بھی اسی پر ایمان رکھتے ہیں۔

تورات و انجیل پر ایمان

یہاں ایمان سے مراد یہ ہے کہ پہلی کتب جو اللہ کی طرف سے نازل ہوئیں وہ بھی حق تھیں یہ ضروری نہیں کہ تحریف شدہ کو حق مانا جائے یا ان کتابوں سے حلال و حرام کا کوئی مسئلہ لیا جائے بلکہ یہاں اہلِ کتاب کو دعوت ہے کہ اپنی کتابوں کو تسلیم کرو تو بھی تمہیں

قرآن پر ایمان لانا پڑتا ہے جیسا کہ آگے ارشاد ہے کہ جن لوگوں کو پہلی کتابوں پہ ایمان نصیب تھا وہ تو آپ پر بھی ایمان لے آئے اور یہ لوگ اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں یہ کافر ہیں یعنی پہلی کتابوں پر بھی ایمان نہیں رکھتے ان میں بھی تحریف کر کے کفر کیا اور اب قرآن کا بھی انکار کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ

بھلا اس سے بڑا کیا معجزہ ہوگا کہ ایک عمر انہی لوگوں میں بسر ہوئی لہٰذا سب واقف ہیں کہ آپ نہ تو لکھنا جانتے تھے نہ کچھ پڑھنا ہی آپ نے سیکھا تھا اور پھر جب آپ نے بات کی تو سارے جہان کے ہر معاملہ و مسئلہ کو سلجھا دیا بھلا اس سے بڑھ کر صداقت کی دلیل کیا ہوگی کہ غلط کار آپ کی ذات کے بارے میں شکوک میں گرفتار ہیں بلکہ یہ تو بہت کھری اور روزِ روشن کی طرح واضح آیات ہیں مگر ان لوگوں کے دلوں میں ان کی جگہ ہے جو اہلِ علم کہلانے کے مستحق ہیں اور بے انصاف اور ظالم تو ان کے بارے جھگڑا ہی کرینگے یہ اس عظیم معجزہ کے باوجود اعتراض کرتے ہیں کہ ان پر کوئی معجزہ نازل کیوں نہیں ہوتا کہہ دیجیے کہ معجزات کا اظہار اللہ کا کام ہے اور میرا کام تمہیں آخرت کے احوال سے متنبہ کرنا ہے اور یہ محض ان کا اعتراض ہے ورنہ کتاب اللہ بجائے خود بہت بڑا معجزہ ہے جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے جس نے بیک وقت پوری انسانیت کے سب مسائل کا حل بتا دیا اور اللہ کی رحمت کا سبب ہے کہ دنیا کے ساتھ آخرت کے سب مسائل بھی حل کر دیئے اور اتنی عظیم کتاب ہے کہ نصیحت بھی ہے اور اللہ کی یاد کو ایمان والوں کے اندر بسا دیتی ہے۔

رکوع نمبر ۶ آیات ۵۲ تا ۶۳

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ ۲۱/۲

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۗ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى
لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ۗ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ
هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا ہی گواہ کافی ہے
جو چیز آسمانوں میں اور زمین میں ہے وہ سب کو جانتا ہے۔ اور جن
لوگوں نے باطل کو مانا اور خدا سے انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۵۲﴾
اور یہ لوگ تم سے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں۔ اگر ایک وقت مقرر
نہ ہو چکا ہوتا تو ان پر عذاب آ بھی گیا ہوتا۔ اور وہ (کسی وقت میں)
ان پر ضرور ناگہاں آ کر رہیگا اور ان کو معلوم بھی نہ ہوگا ﴿۵۳﴾

52. Say (unto them, O Muhammad): Allah sufficeth for witness between me and you. He knoweth whatsoever is in the heavens and the earth. And those who believe in vanity and disbelieve in Allah, they it is who are the losers.

53. They bid thee hasten on the doom (of Allah). And if a term had not been appointed, the doom would assuredly have come unto them (ere now). And verily it will come upon them suddenly when they perceive not.

يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَإِنَّ جَهَنَّمَ
لَمُحِيطَةٌ بِالْكٰفِرِينَ ﴿٥٤﴾

یہ تم سے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں۔ اور دوزخ تو کافروں
کو گھیر لینے والی ہے (۵۴)

54. They bid thee hasten on the doom, when lo! hell verily will encompass the disbelievers

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٥﴾

جس دن عذاب اُن کو اُن کے اوپر سے اور نیچے سے
ڈھانک لیگا اور (خدا) فرمائے گا کہ جو کام تم کیا کرتے تھے
(اب) اُن کا مزہ چکھو (۵۵)

55. On the day when the doom will overwhelm them from above them and from underneath their feet, and He will say: Taste what ye used to do!

يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ اٰمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ
فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾

اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے
تو میری ہی عبادت کرو (۵۶)

56. O My bondmen who believe! Lo! My earth is spacious. Therefor serve Me only.

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا
تُرْجَعُونَ ﴿٥٧﴾

ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم ہماری ہی
طرف لوٹ کر آؤ گے (۵۷)

57. Every soul will tâste of death. Then unto Us ye will be returned.

وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ
مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ
خٰلِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ﴿٥٨﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کو ہم بہشت
کے اونچے اونچے محلوں میں جگہ دینگے جنکے نیچے نہریں بہ رہی
ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ (نیک) عمل کرنیوالوں کا (یہ) خوب بدلا ہے (۵۸)

58. Those who believe and do good works, them verily We shall house in lofty dwellings of the Garden underneath which rivers flow. There they will dwell secure. How sweet the guerdon of the toilers,

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٥٩﴾

جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں (۵۹)

59. Who persevere, and put their trust in their Lord!

وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا
اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾

اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے خدا ہی انکو
رزق دیتا ہے اور تم کو بھی۔ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے (۶۰)

60. And how many animal there is that beareth not its own provision! Allah provideth for it and for you. He is the Hearer, the Knower.

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ
اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿٦١﴾

اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔
اور سورج اور چاند کو کس نے (تمہارے) زیر فرمان کیا تو کہہ دینگے
خدا نے۔ تو پھر یہ کہاں الٹے جا رہے ہیں (۶۱)

61. And if thou wert to ask them: Who created the heavens and the earth, and constrained the sun and the moon (to their appointed work) they would say: Allah. How then are they turned away?

اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٢﴾

خدا ہی اپنے بندوں میں سے جسکے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا
ہے اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے (۶۲)

62. Allah maketh the provision wide for whom He will of His bondmen and straiteneth it for whom (He will). Lo! Allah is Aware of all things

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ
ع قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٣﴾

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر
اس سے زمین کو اسکے مرنے کے بعد (کس نے) زندہ کیا تو کہہ دینگے
کہ خدا نے۔ کہہ دو کہ خدا کا شکر ہے۔ لیکن ان میں اکثر نہیں سمجھتے (۶۳)

63. And if thou wert to ask them: Who causeth water to come down from the sky, and therewith reviveth the earth after its death? They verily would say: Allah. Say: Praise be to Allah! But most of them have no sense.

اسرار و معارف

آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اس قدر دلائل کے بعد بھی اگر تم شبہات میں گرفتار ہو تو پھر میرے اور تمہارے
درمیان اللہ گواہ ہے جو زمین و آسمان کے سب رازوں سے واقف ہے مومن و کافر کے دلوں کو جانتا ہے

اور یہ ظاہر ہو جائے گا کہ جو لوگ باطل پر ہیں اور اللہ کے ارشادات کا انکار کرتے ہیں انجام کار وہی نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔ یہ عذاب مانگنے میں بڑی جلدی دکھاتے ہیں۔ اگر سب معاملات کے اوقات اللہ کریم نے طے نہ فرما دیئے ہوتے تو انہیں مانگنے پر بھی عذاب مل جاتا۔ بہر حال اللہ کی گرفت انہیں اچانک پکڑے گی جبکہ یہ سمجھ ہی نہ پائیں گے کہ سب کچھ کیسے ہو گیا دنیا میں بھی شکست کھا کر پھر موت کے منہ میں جا کر انہیں پتہ چلے گا کہ وہ اپنی جہالت کے باعث سمجھ نہ پائے دراصل وہ جہنم ہی میں گھرے ہوتے جیتے رہے درمیان میں صرف دنیا کی زندگی کا پردہ تھا۔ ایک روز یہ پردہ نہ رہے گا تو عذاب نے انہیں اوپر نیچے ہر طرف سے گھیر رکھا ہوگا تب انہیں سنایا جائے گا کہ اپنے اعمال کا نتیجہ چکھو۔ آگے خطاب کا رُخ مومنین کی طرف ہوتا ہے کہ اگر کفار خود قبول بھی نہ کریں اور تمہیں بھی دین پر عمل کرنے سے روکیں تو میری زمین بہت وسیع ہے کہیں اور چلے جاؤ مگر دین پر ضرور قائم رہو اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرتے رہو بھلا کب تک انسان ایک جگہ یا ملک یا گھر میں رہے گا آخر سب کو موت آئے گی اور سب گھر بار چھوڑ کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو آج سے اگر دین کی خاطر گھر چھوڑنا پڑے تو یہ عین سعادت ہے۔

ہجرت

علماء کے مطابق جب آپ ﷺ کو ہجرت کا علم ہوا تو مکہ مکرمہ سے ہجرت سب مسلمانوں کیلئے فرضِ عین تھی حتیٰ کہ بلا عذرِ شرعی ہجرت نہ کرنے والے کو مُسلمان شمار ہی نہ کیا جاتا تھا جو فتحِ مکہ کے بعد ختم ہو گئی اس کے بعد اگر کسی ملک میں حکومت کافروں کی ہو اور دین پر عمل کرنے سے مانع ہو تو ہجرت واجب ہے بشرطیکہ وہ قدرت رکھتا ہو یعنی کر سکتا ہو اور اگر دین پر عمل کرنے میں روکاوٹ نہ ہو تو مستحب ضرور ہے کہ کفار کی حکومت سے نکل کر اسلامی حکومت میں اور نیک لوگوں میں چلا جائے۔

ہجرت میں آدمی اگر دنیا کی ملکیت و میراث قربان بھی کرتا ہے تو مومن اور صالح شخص اللہ سے بہترین جگہ بھی تو حاصل کرے گا اللہ کی جنت میں جہاں جھروکوں میں بیٹھے گا اور جن میں نہریں جاری ہوں گی اور وہاں ہمیشہ کا رہنا ہو گا وہاں سے نکلنے کا اندیشہ بھی نہ ہو گا بھلا محنت کرنے والوں کو کس قدر اعلیٰ اجر ملے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر سے کام لیا مصیبت میں بھی قربانی دینے میں بھی اور اپنے آپ کو گناہ سے روکنے میں بھی اور انہوں نے اللہ پر بھروسہ کیا کہ دنیا کی چیزیں اس بھروسے پہ قربان کیں۔

اللہ کی راہ میں نکلنے سے روزی کی فکر مانع نہیں ہونا چاہیے کہ زمین پر اللہ کی کس قدر مخلوق بستی ہے۔ جو اپنی روزمرہ کی خوراک بھی ساتھ نہیں رکھتی مگر اللہ انہیں ہر حال میں رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی وہی رزق دیتا ہے یہ اسبابِ دنیا تو محض ایک پردہ ہیں۔ اور وہ ہر ایک کی سنتا بھی ہے اور سب کے حال سے واقف بھی ہے۔

اگر ان پر بھی سوال کیا جائے کہ اس زمین و آسمان کو کس نے بنایا اور چاند سورج ستاروں سیاروں کی گردش اور کام و اثرات کس نے مقرر کر دیئے کہ ساری سائنس یہی کچھ کہہ سکتی ہے کہ فلاں فلاں اجزا دیا گیس یا روشنی کی کرنیں یہ اثرات پیدا کرتے مگر ان سب کی بنیاد ارض و سما اور شمس و قمر کا بنانے والا اور ان میں یہ سب اثرات سمونے والا کون ہے تو سوائے اس کے کچھ نہ کہہ پائیں گے کہ یہ سب اللہ کا کام ہے اس لیے کہ اللہ کے علاوہ اور کسی سے یہ ثابت کرنا ممکن ہی نہیں پھر نہ جانے یہ کس اُلٹی سمت چلے جاتے ہیں۔ یہ بھی اللہ کا کام ہے کہ کسی پر روزی فراخ کر دے جبکہ اپنے ہی دوسرے بندے پر کمی کر دے کہ ان تمام باتوں کی حکمت وہی خوب جانتا ہے۔ اگر ان کی عقول یہ کہتی ہیں کہ زمین سے بارش برس کر سب کچھ اُگنے کا سبب ہے تو پوچھ لیجیے بارش کون برساتا ہے اور اس میں یہ زندگی کے اثرات کہ زمین اس کے سبب کھیتیاں اور نباتات پیدا کرنے لگے کس نے رکھے ہیں کہ زمین خشک ہو کر مُردہ ہو چکی ہوتی ہے اور پھر اس میں زندگی لوٹ آتی ہے تو انہیں کہنا پڑے گا کہ یہ سب اللہ کی قدرت ہے تو کہیے کہ یہ سب کمالات اور ساری خوبیاں اسی اللہ ہی کے لیے ہیں اگر یہ ایسا نہیں کہتے تو یہ ان کی عقلوں میں کمی اور بیوقوفی ہے۔

رکوع نمبر ۷ آیات ۶۴ تا ۶۹ اُتلُ مَآ اُوحِیَ ۲۱/۳

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۶۴

اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے اور ہمیشہ کی زندگی (کا مقام) تو آخرت کا گھر ہے۔ کاش یہ (لوگ) سمجھتے ۝۶۴

64. This life of the world is but a pastime and a game. Lo! the home of the Hereafter—that is Life, if they but knew.

فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾

پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خدا کو پکارتے اور خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں لیکن جب وہ انکو نجات دیکر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو جھٹ شرک کرنے لگ جاتے ہیں ﴿۶۵﴾

65. And when they mount upon the ships they pray to Allah, making their faith pure for Him only, but when He bringeth them safe to land, behold! they ascribe partners (unto Him),

لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ وَ لِیَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

تاکہ جو ہم نے انکو بخشا ہے اسکی ناشکری کریں اور فائدہ اٹھائیں سو عنقریب انکو معلوم ہو جائیگا ﴿۶۶﴾

66. That they may disbelieve in that which We have given them, and that may take their ease. But they will come to know.

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو مقام امن بنایا ہے اور لوگ ان کے گرد و نواح سے اچک لئے جاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ باطل پر اعتقاد رکھتے ہیں اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں؟ ﴿۶۷﴾

67. Have they not seen that We have appointed a sanctuary immune (from violence), while mankind are ravaged all around them? Do they then believe in falsehood and disbelieve in the bounty of Allah?

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾

اور اس سے ظالم کون جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب حق بات اسکے پاس آئے تو اسکی تکذیب کرے کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟ ﴿۶۸﴾

68. Who doth greater wrong than he who inventeth a lie concerning Allah, or denieth the truth when it cometh unto him? Is not there a home in hell for disbelievers?

وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۶۹﴾ ع

اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے رستے دکھا دینگے اور خدا تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے ﴿۶۹﴾

69. As for those who strive for Us, We surely guide them to Our paths, and lo! Allah is with the good.

اسرار و معارف

یہ جس دنیا کے لالچ میں گرفتار ہیں یہ تو محض لہو و لعب اور کھیل تماشا ہے جس میں مصروف ہونا محض وقت ضائع کرنے والی بات ہے زندگی تو آخرت کا گھر ہے کہ جسے دنیا میں رہ کر حاصل کرنا مقصدِ حیات ہے۔ کاش انہیں اس بات کی سمجھ ہوتی ورنہ تو جب کبھی ان پر بڑی افتاد پڑتی ہے جیسے بحری سفر میں ان کی کشتی طوفان میں گھر جائے تو صرف اللہ ہی کو پورے خلوص اور دل کی گہرائی سے پکارتے ہیں اور جب انہیں اللہ نجات دے دیتا اور اس مصیبت سے بچا دیتا ہے کہ دنیا کے لیے تو کبھی کافر کی دعا بھی قبول ہوتی ہے اگر وہ خلوص سے

دنیا کے لیے بعض اوقات کافر کی دعا بھی قبول ہوتی ہے

مانگ رہا ہو ہاں آخرت میں اس کی درخواست نہیں سنی جائے گی۔ سوجب یہ خشکی پہ پہنچتے ہیں تو پھر اسی سابقہ روش یعنی شرک پر پلٹ جاتے ہیں۔ ایسے جاہل ہیں کہ ہماری ان نعمتوں کا انکار کرتے ہیں جن سے یہ مستفید ہو رہے ہوتے ہیں ان کرتوتوں کے انجام کی انہیں

بہت جلد خبر ہو جائے گی۔

کم ازکم اہلِ مکہ کو تو یہ عذر بھی زیب نہ دیتا تھا کہ اگر مسلمان ہو جائیں تو لوگ ہمیں تباہ کر دیں گے یہ شہر تو ہم نے حرم اور جائے امن بنا دیا ہے کہ کافر و مشرک بھی اس کا احترام کرتے ہیں اگرچہ گرد اگرد ہر جگہ بدامنی ہی کیوں نہ ہو تو کیا یہ جھوٹ موٹ کہانیوں پہ یقین رکھتے ہیں اور اللہ کریم کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔ تو جو کوئی جھوٹ گھڑ کر اسے اللہ کی طرف سے عطا کردہ دین بتائے اور اللہ کے نازل کردہ دینِ حق کو قبول کرنے سے انکار کرے جبکہ حق اس کے پاس بیان کیا جائے تو اس سے بڑا ظالم کون ہوگا ایسے بڑے ظالم کا ٹھکانہ جہنم ہی درست ہے۔

مجاہد فاتح ہوتا ہے

اور جو لوگ بھی ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ان کو ہم اپنی راہیں سمجھا دیتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتے اس لیے کہ خلوصِ دل سے اللہ کی اطاعت میں کوشاں لوگوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے اور انہیں اس کی ذات کی معیت نصیب ہوتی ہے خواہ نفس کی اصلاح کے لیے مجاہدہ کرے تو اللہ اسے نیک لوگوں کے پاس پہنچا دیتا ہے جہاں اصلاحِ احوال نصیب ہو یا کفار کی پیدا کردہ روکاوٹوں کے خلاف ڈٹ جائے تو شہید ہو کر بھی منزل پا لیتا ہے اور فتح کر کے بھی۔ نیز جہاد بصیرت بڑھا دیتا ہے اور درست فیصلے کرنے کی استعداد سے نواز دیتا ہے۔

سورہ عنکبوت ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۱۴ ہجری کو

مکمل ہوئی فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

۳ مارچ ۱۹۹۴ء